کتّا رکھنے، اُسے چھونے اور چُومنے کا حکم؟

اقتناء الكلب ولمسه وتقبيله

« باللغة الأردية »

شیخ محمد صالح المنجد۔حفظہ اللہ۔

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2015 – 1436
IslamHouse.com

کتّا رکھنے، اُسے چھُونے اور چُومنے کا حکم؟

کتّا رکھنے، اُسے چھونے اور چومنے کا حکم؟

سوال: کتّا رکھنا اور پالنا نجاست میں سے شمار کیا جاتا ہے، لیکن اگر انسان گھر کی چوکیداری کے لیے کتّا رکھے اور اسے گھر سے باہر ہی باندھے، یا پھر کسی اور جگہ مجلس کے آخر میں باندھے، تو وہ اپنے آپ کو کس طرح پاک رکھے گا؟ اور اگر اسے اپنے آپ کو پاک کرنے کے لیے مٹی وغیرہ نہ ملے تو پھر کیا حکم ہو گا؟

اور کیا مسلمان کے لئے اپنے آپ کو پاک صاف رکھنے کے لیے اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ ہے؟ اور بعض اوقات وہ شخص دوڑ کے وقت کتّا اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے، اور اسے تھپکیاں دیتا اور چومتا ہے... ؟

الحمدللہ :

اوّل :

شریعتِ مُطھّرہ نے مسلمان شخص کے لیے کتّا رکھنا حرام قرار دیا ہے اور اس کی مخالفت کرنے والے کو اس طرح سزا دی ہے کہ اُس کی نیکیوں میں سے ہر دن ایک قیراط یا دو قیراط کی کمی کر دی جاتی ہے، لیکن اس سزا سے اُس کتّا کو الگ کر دیا ہے جسے شکار کے لئے، یا جانوروں کی حفاظت کے لئے یا کھیتی (فصل) کی نگرانی کے لئے رکھا جاتا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے جانوروں، یا شکار، یا کھیت کی رکھوالی کے علاوہ کوئی کتّا رکھا ،اُس کے اجر سے ہر دن ایک قیراط کم کر دیا جاتا ہے"۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1575)

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے جانوروں کی رکھوالی یا شکار کے علاوہ کوئی کتّا رکھا، اُس کے عمل سے ہر دن دو قیراط کم کر دیا جائے گا"۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (5163) ، صحیح مسلم حدیث نمبر (1574)

کیا گھر کی رکھوالی کے لئے کتّا رکھنا جائز ہے ؟

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :

"ان تین امور کے علاوہ کسی اور کام مثلاً گھروں اور راستوں وغیرہ کی حفاظت اور رکھوالی کے لیے کتّا رکھنے میں اختلاف ہے، اور راجح یہی ہے کہ حدیث سے سمجھی جانے والی علّت یعنی ضرورت پر عمل کرتے ہوئے اور اوپر ذکر کردہ تینوں امور پر قیاس کرتے ہوئے کتّا رکھنا جائز ہے" ا.ھ۔

دیکھیں: شرح مسلم للنووی(10 / 236)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں :

"اس بنا پر جو گھر شہر کے وسط (آبادی) میں ہو اس کی چوکیداری کے لیے کتّا رکھنا جائز نہیں، چنانچہ اس حالت میں اس طرح کی غرض کے لیے کتّا رکھنا حرام اور ناجائز ہے، اور اس کے رکھنے والے کے اجر سے ہر روز ایک یا دو قیراط کم کر دیا جائے گا۔

اس لئے ان لوگوں پر ضروری ہے کہ وہ اس کتے کو بھگادیں اور اسے اپنے پاس نہ رکھیں، لیکن اگر یہ گھر خالی اور بیابان جگہ میں ہے اور اس کے ارد گرد کوئی اور مکان نہیں ہے تو اس کے لئے گھر کی رکھوالی اور اس میں رہنے والوں کی حفاظت کے لئے کتّا رکھنا جائز ہے، اور گھر والوں کی حفاظت و نگرانی کرنا جانوروں اور کھیت کی حفاظت سے زیادہ اہم ہے" ا.ھ۔

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (۴ / ۲۴۶)

ایک قیراط اور دو قیراط کی دونوں روایتوں میں موافقت کے متعلق کئی ایک اقوال بیان کیے جاتے ہیں :

حافظ عینی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :

ا-ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں دو طرح کے کتّوں کے بارے میں ہو، جن میں سے ایک دوسرے سے زیادہ تکلیف کا باعث ہو۔

ب- ایک قول یہ ہے کہ : دو قیراط بستیوں اور شہروں کے بارے میں ہے، اور ایک قیراط دیہات کے بارے میں ہے۔

ج-ایک قول یہ ہے کہ : یہ دونوں روایتیں دو وقتوں کے بارے میں ہیں، پہلے ایک قیراط کا ذکر کیا گیا، پھر مزید سختی کرتے ہوئے دو قیراط کر دیا گیا۔

دیکھیں: عمدۃ القاری (12 / 158)۔

دوم :

سائل کا یہ کہنا کہ :

" کتّا رکھنا نجاست میں سے شمار کیا جاتا ہے " تو یہ بات مطلق طور پر صحیح نہیں ہے، کیونکہ نجاست فی نفسہ کتّے میں نہیں ہے، بلکہ اُس کے تھوک میں ہے جب وہ کسی برتن سے پانی پیتا ہے، اسی لئے جس نے کسی کتّے کو چھو لیا، یا اُسے کسی کتّے نے چھو لیا تو اس کے لئے اپنے آپ کو پانی یا مٹی سے صاف کرنا ضروری نہیں ہے، اگر کتّا کسی برتن سے پانی پی لے تو اس پر پانی کو پھینک دینا اور اسے سات بار پانی سے اور آٹھویں بار مٹی سے دھونا ضروری ہے، اگر وہ اس برتن کو استعمال کرنا چاہتا ہے، اگر اس نے اس برتن کو کتّے کے لئے مخصوص کر دیا ہے تو اس کے لئے اسے صاف کرنا ضروری نہیں ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم میں سے کسی کے برتن کی پاکی جب کہ کتّا اس میں منہ ڈال دے، یہ ہے کہ وہ اسے سات بار دھوئے، ان میں سے پہلی بار مٹی کے ذریعہ ہو"۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (279)۔

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں :

"جب کتّا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات بار دھوؤ، اور آٹھویں بار اسے مٹی سے (خوب) صاف کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (280)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :

"کتّے کے متعلق علماء کرام کے تین اقوال ہیں :

پہلا قول :

وہ پاک ہے یہاں تک کہ اس کا تھوک بھی پاک ہے، یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔

دوسرا قول :

وہ نجس ہے، حتی کہ اس کے بال بھی نجس ہیں .

یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے،اور ایک روایت کے مطابق امام احمد کا بھی ایک قول ہے۔

تیسرا قول :

اس کا بال پاک ہے،اور اس کا تھوک ناپاک و نجس ہے، یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے،اور ایک روایت کے مطابق امام احمد کا بھی قول ہے۔
اور یہی سب سے صحیح قول ہے، چنانچہ جب کپڑے یا بدن پر اس کے بال کی نمی (رطوبت) لگ جائے تو وہ اِس سے ناپاک نہیں ہو گا۔ا.ھ۔

دیکھیں: مجموع الفتاوی(21 / 530) .

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا :

"یہ اس لیے کہ (اعیان)اشیاء میں اصل تو طہارت ہے،اس لیے کسی بھی چیز کو اس وقت حرام یا نجس نہیں کہا جاسکتا جب تک اس کی کوئی دلیل نہ ہو، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے :

(وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلاَّ مَا اضْطُرِرْتُم إِلَيْهِ)

" حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بتادی ہے جن کو تم پر حرام کیا ہے، مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑجائے تو حلال ہے "۔سورہ انعام: 119)

اور فرمایا:

(وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْماً بَعْدَ إِذْ هَدَاهُم حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُم مَا يَتَّقُونَ)

" اور اللہ ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے بعد میں گمراہ کر دے جب تک کہ ان چیزوں کو صاف صاف نہ بتلادے جن سے وہ بچیں "۔ (التوبۃ: 115)

اور جب معاملہ ایسے ہی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتّا منہ ڈال دے تو اس کی پاکی یہ ہے کہ وہ اسے سات بار دھوئے، ان میں سے پہلی بار مٹی کے ذریعہ ہو) "۔

اور ایک دوسری حدیث میں ہے :

"جب کتّا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات بار دھلو، اور آٹھویں بار اسے مٹی سے صاف کرو "۔

چنانچہ ان سب احادیث میں صرف کتّے کے منہ ڈالنے کا ذکر ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سارے اجزاء کا ذکر نہیں کیا، اس لیے اسے نجس کہنا بطور قیاس ہے ....

اور یہ بھی کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار، جانور اور کھیتی کی رکھوالی کے لیے کتّا رکھنا جائز قرار دیا ہے،اس لیے جو بھی اس غرض کے لیے کتّا رکھے گااس کے بالوں کی رطوبت اور پسینہ اس کو لگنا ضروری ہے، جس طرح خچر اور گدھے کا پسینہ اسے لگ جایا کرتا ہے،اس لئے اس کے بالوں کی نجاست کی بات کرنا جبکہ حال یہ ہے اسے اس تنگی میں ڈالنا ہے جو امّت سے اٹھالی گئی ہے"۔ا.ھ۔

دیکھیں: مجموع الفتاوی(21/ ٦١٧،و٦١٩)

اوراحتیاط یہی ہے کہ جو شخص کتّے کو چھوئے اور اس کے ہاتھ پر رطوبت لگا ہو، یا کتّے پر رطوبت ہو تو وہ ہاتھ کو سات بار دھوئے،ان میں سے ایک بار مٹی سے ہو۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :

"اور رہا اس کتے کو چھونے کا مسئلہ اگر وہ بغیر پسینہ اور رطوبت کے اسے چھوتا ہے تو اس کا ہاتھ نجس نہیں ہو گا، اور اگر رطوبت اور پسینہ کی حالت میں چھوئے تو اکثر اہل علم کی رائے میں اس کا ہاتھ نجس ہو جائیگا، اس کے بعد اسے اپنا ہاتھ سات بار دھونا لازمی ہے، ان میں ایک بار مٹی سے "ا.ھ۔

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (11 ، ٢٤٦)

سوم: رہی بات کتے کی نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ، تو اس کا بیان سوال نمبر (41090) اور (46314) کے جواب میں گزر چکا ہے۔

اور واجب یہ ہے کہ کتے کی نجاست کو سات بار دھویا جائے جن میں سے ایک بار مٹی سے ہونا چاہیے، اور مٹی کی موجودگی میں اسی کا استعمال ضروری ہے، اور اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز کفایت نہیں کرے گی، لیکن جب مٹی نہ ملے تو اس کے علاوہ دوسری صفائی کرنے والی چیز جیسے صابن کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

چہارم :

اور سائل نے کتے کو چومنے اور اس کا بوسہ لینے کا جو ذکر کیا ہے، تو یہ بہت ساری بیماریوں کا سبب ہے، اور شریعت مطہرہ کی مخالفت کرتے ہوئے کتے کو چومنے، یا اس کے منہ ڈالے ہوئے برتن سے اس کو دھونے سے پہلے پانی پینے کی صورت میں جو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں بہت زیادہ ہیں:

ان ہی بیماریوں میں سے ایک (pasturella) کی بیماری ہے، یہ ایک جراثیمی مرض ہے، جس کی بیماری کا سبب طبعی طور سے انسانوں اور جانوروں کے اوپری سانس لینے والے نظام میں پایا جاتا ہے، اور خاص ظروف کے تحت یہ جرثومہ جسم پر حملہ آور ہو کر مرض کو جنم دیتا ہے۔

اور انہی بیماریوں میں سے (پانی کی تھیلیوں (parasitic disease) کی بیماری بھی شامل ہے یہ ایک طفیلی بیماری ہے جو انسان اور حیوان کے اندرونی اعضاء کو لگتی ہے، اور سب سے زیادہ جگر اور پھیپڑوں میں خرابی

پیدا کرتی ہے،اور اس کے بعد پیٹ اور جسم کے باقی اعضاء کو کھوکھلا بنا دیتی ہے۔

اس بیماری کی بنا پر ایک کیڑا (tapeworm) پیدا ہوتا ہے جسے ایکانئکوس کرانیلسس(Aakanicos Kraniloses) کا نام دیا جاتا ہے، یہ ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جس کی لمبائی دو سے نو ملی میٹر ہوتی ہے، جو تین اجزاء اور سر اور گردن سے مل کر بنتا ہے،اور سر چار مونہوں(Mmsat) پر مشتمل ہوتا ہے .

یہ کیڑے(adult worms) ان کے میز بانوں جیسے کتّوں، بلیوں، لومڑیوں اور بھیڑیوں کی آنتوں میں رہتے ہیں۔

اور یہ مرض کتّوں کو پالنے کے شوقین انسان کی طرف اس وقت منتقل ہوتا ہے جب وہ اسے بوسہ دیتا ہے، یا اس کے برتن سے پانی پیتا ہے۔

دیکھیں: "کتاب أمراض الحیوانات الألیفۃ التی تصیب الإنسان" (پالتو جانوروں کے امراض جوانسانوں کولاحق ہوتے ہیں) تالیف: ڈاکٹر اسماعیل عبید السنافی .

خلاصہ یہ کہ:

شکار یا مویشی اور کھیت کی رکھوالی کے علاوہ کسی اور غرض سے کتّے رکھنا جائز نہیں ہے، اور گھروں کی رکھوالی کے لیے کتّوں کو اس شرط پر رکھنا جائز ہے کہ وہ (گھر) شہر سے باہر ہوں، اور یہ بھی کہ (گھر کی رکھوالی کا) کوئی اور ذریعہ نہ ہو۔ اور مسلمان شخص کے لئے کتّوں کے ساتھ دوڑنے میں کافروں کی تقلید کرنا درست نہیں ہے، اور اس کے منھ کو چھونا اور اسے بوسہ دینا بہت ساری بیماریوں کا سبب ہے۔

اس پاکیزہ وکامل شریعت پر ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے، جو (شریعت) لوگوں کے دین اور دُنیا کی درستگی کے لئے آئی ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے ہی نہیں۔

واللہ اعلم .

محمد صالح المنجد